

عجاب ہو گیا یہ کھٹا نام فاکہ پتہ
 جاتے ہیں کہوں ہوتے قافری آہ
 پھر قید ظلم کے وہی صدر سے تھی مین
 وہی غم جین سے تھا حال دل تباہ

وایع
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ

رویا مرین جب شہ ابرار کے لئے
 ڈرے چلے عیادت بیمار کے لئے

کونے میں زور دیکھ کے فوج شہر کا
 آتا تھا یاد وقت جناب امیر کا

شہزادہ
 ورحال و ام زین العابدین
 علیہ السلام
 مطلع

وایع
 وہاں ہوا تھو یہ سہم کہ یہ تھو
 سہم تھو کہ دشمن دین سے کیا تھو
 سر سبھی کا تھو بھلا سے ہوا تھو
 عزت زدہ تھو یہیں سے گیا جناب

دولال ساٹھ آئے تھے انکا پتا نہیں
 بابا ہوا شہید و دزدہ ہیں یا نہیں

وایع
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ

وایع
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ
 تیرا میں کون سا تھو وہ کون کا انزہ

اس قید سے غرض تھی یہ سن لو کی
 عجیبوس ہو سقر میں نہ امت رسول کی

ڈنکا بجا یا کوچ کا اعرائے دیں چلے
 تیزوں پہ سہر شہیدوں کے لیکر عین چلے

<p>سوسا دشمن کیس ہوا فوج شام کا وہ بھیر ظالموں کی وہ کینا نام کا رونا وہ اہمیت رسول انام کا جھوسے نہ تلخ سفر تیرے عاقبت کام کا</p>	<p>شیرب سے آئے ہادی جن و بشر کے ساتھ جاتے ہیں بٹے ہوئے حضرت کے گریبا</p>	<p>مترن علی تخت دھوپ کے اطفال تختیہ کمزور ناتواور و دست و بند راہ بوزش اونٹوں پر تلے سوار اہمیت سایہ نہ تھا کجا وہ وحش کا آہ آہ</p>	<p>بادِ سہوم چلتی تھی آفت کی دھوپ تھی نقتے بدل گئے تھے قیامت کی دھوپ تھی</p>	<p>وہ دن پر شہِ عراقت فورینا الخیز بین علی زمین پھلنا جہان تلخ بجز جلتے تلخ نوز ماہِ سمر در سے دشمن و باقی ابھی تھا گری عاقبت رکھا تر</p>	<p>وہ آگ سے بھرے ہوئے جل نخل عراق کے تھے شعلہ پوش دھوپ کے جنگل عراق کے</p>
<p>عجب ایسی تھی راہِ شیم و صبا تھی بند بھرے تلخ آواز بادہرن کی طرح زخند ایک سرواں پتے سوسے بجز مہربانی ہی بند یوں میں چھتے پھر تے تلخ تھے سوسے بند</p>	<p>ٹھہرے نہ ایک جاودہ آواز دھواڑی بازو جو ہلگئے تو پروں سے شہر اڑے</p>	<p>اس طرح آسمان پر تھا اقتاب گرم میہراں تلخ تیش پہ حیرت و زحباب گرم نزشاک حرف زمین کی تلخ اہمیت گرم دریای بھاب سے تھے قیامت جب گرم</p>	<p>شیروں کے لب کچھاریں پیراڑی جاتی تھے داغوں کے پھول جسم پہ کہلائے جاتے تھے</p>	<p>پارس کچھ بوش وہ پانی کا چاہیں اٹھنا وہ بیچ کھانے کی کار میں وفات کی وہ صدائیں عہد کی سپاہیں آنکھوں کے دور سے تھے وہ نور تھی سپاہیں</p>	<p>خوننا بل سے ہوتی نہ تھی گل جگر کی آگ آنسو بچہا نہ سکتے تھے تارِ نظر کی آگ</p>

<p>صورت سے دیتوں کے جو ہو گئے کباب دور سے زبان نکال کے دیکھا جھوم سیراب بگم پھیل کر رہتا تھا وہاں تھا یہ افتاب تھرانا وہ زمین کا وہ ذرہ تھا اضطراب</p>	<p>گرمی کا ذرہ کہہ کر یہ تو زبان ہو رہا لال صبح روال ٹھہر کر جھونڈ رہا یہ حال کہا صدر ہم اہمیت ہی پر تھا کہ خیال بوش بیکاسے بہتر شہنشاہوں ہوں تو بال</p>
<p>ہر سمت بتلائے حرارت عینا رکھا ہے خاک ایسی تپتی تھی کہ ہوا کو بخار تھا</p>	<p>دل جل رہا ہے طاقت تحریر اب نہیں چھال لاپڑے زبان قلم پر عجب نہیں</p>
<p>بیوم سوال تھے سر میراں پڑا ہوں از در پہاڑ پر کہیں جب ان پڑا ہوں سنائے میں تھے ہی تو ختم لیاں پڑا ہوں آفت زدہ تھے خار سیریاں پڑا ہوں</p>	<p>یہ دھوپ اور چوک مضمون ہاڑا ہے رہ کر کہتے تھے ہمیں ادھر ہی پچا ہے اب ہمیں تھیں بہتر صفت کیے تھے سمجھا بے وار توں نے ادا کی ہے بہت کچھ</p>
<p>کانٹے پہ رنگ لائے تھے گرمی کی لاگے جیسے ہوں سرخ ریزہ فولاد آگے</p>	<p>کہتا تھا ماں کا دل کہ جگر پاش پاش ہے جلتی ہوئی زمین پہ اصغر کی لاش ہے</p>
<p>دیریا میں جب گرسہ نہ دہنوی اُبھرا بھیڑوں کی تھی میں نہ زہنہ اُبھرا جتنی زمین پہاڑ نہ زہنہ اُبھرا ایسے ضعیف ہو گئے پانی نہ بھرا</p>	<p>تیرا یہ گواہ حال عزت اُبھرا بے غیب مفتوں سے کہتی دور گئے ایک لے لایا مخافتوں آب وہاں نہ دیا عجیب گرمی ہی کا فقط نہ ہارا وہیں تیرا</p>
<p>تیر شمع بڑ رہے تھے آفتاب کے کہیں پار سے تھے تھے سحاب کے</p>	<p>راہ پھر کے آہ فوج مخالفت کہ دھر گئی سردی کی بھی جرم پہ مصیبت گذر گئی</p>

<p>۱۲۵ سبیل الہیہ میں ایک سہارا و کتاب میں عجیب روایت جاگاہ ہے کہ منزل خراب پورا ہوئے جب کوئی شام جانے لگا تو</p>	<p>۱۲۵ ہرگز میں نہیں بستا لائے چھتیس اڑھتیس لائے ہوش اڑ گئے تپہ جہا لائے بعض لائے کہیں سے صرا لائے</p>
<p>۱۲۶ اک دن مقیم وہاں ہوئے دشمن رسول کے جس خاک پر درخت بہت تھے بول کے</p>	<p>۱۲۶ چلائے لہو جواں کہ ہوانا گوار ہے فالج کے ڈر سے پیر خرد بقرار ہے</p>
<p>۱۲۷ کہ بہت صاف کہنے میں تری تھی ستر گلہ یا فون نے یہ ہے سب چوں چرخ ہو گئے روئے جواں</p>	<p>۱۲۷ اس ہوائے زور کی سن لکھو چھتیس پیر کے بھول ہوئے پالا پراخراں سے پوچھی اوپر لکھی</p>
<p>۱۲۸ کانٹوں میں زریب گلشن جنت کا باغ تھا اس جا بچھا تھا فرش نہ کوئی چراغ تھا</p>	<p>۱۲۸ نیروں کے بند کاپتے تھے فوج شام میں تلواریں منہ چھپائے ہوئے تھیں نیام میں</p>
<p>۱۲۹ اہوا نے پی شراب ہوئی توکل حرب تھا بے بیست شاہ انہمیرا سب روم سے کہ ایک پیر ارادت گزری پانی کی ہوا میں بڑوت ہوا غصیب</p>	<p>۱۲۹ وہ سہ زین مرد علی ایسی کہ الامان بیدارست و پائے شکل ناری کے پیدوں روشن تھی اگر فون میں تھا ہوا غصیب</p>
<p>۱۳۰ سردی وہ سخت پڑنے لگی ایک آن میں پیدا ہو جسکے دگر سے نکنت زبان میں</p>	<p>۱۳۰ دوش ہوا سے خاک پہ سردی اتر پڑی شعلے کے منہ سے بھاپ نکلتی نظر پڑی</p>

<p>فردس زین یہ ملک موم کے تختوں دس تخت سرد ریزہ کا فرستوں لشکر میں حال جاؤر و نجا بھی تختیوں اکثر تو بارکش تھے وہ یہ تختیوں</p>	<p>بہتر آج اب دوائے ہوئی جاؤر دوائے دور مرنے تھے دھوپ کھانے کے ارمان جیوں پتھر میں آٹھیں میں پتھر بہا پتھریوں میں نور آرمی کی دوائی کراس خاصا تختیوں</p>
<p>سردی کا بوجھ اٹھ نہ سکا غیر حال تھا عاجز تھے اونٹ خاک ہو اٹھنا حال تھا</p>	<p>رضت ہورات خون کا شکر لے رہے دن آئے آفتاب کی مچر لے ہوئے</p>
<p>اعراض کے ہا تختیوں کرت پتھر میں تھے بجز غلاف میں تھے کہ سردیوں میں تھے بہو ارست لشکر میں شکر میں تھے پتھر نہ دانت برت کے پتھر دین میں تھے</p>	<p>مچر کے خاراگ میں ہونے لگے نہاں مچر گئیں تمام دختوں کی دایاں ہر شاخ دیرگ سے ہوئی انفرگدیوں مشعل کا وہ ہاتھ یہ موفقت کی زباں</p>
<p>سرعت کہاں ہو تھا رگوں میں تھا ہوا تھا منفر استخوان کی سطح سے جما ہوا</p>	<p>سردی نے آبشار کی حالت خراب کی دریا میں کھل نہ سکتی تھی مٹھی جباب کی</p>
<p>تختوں شیخ یاں سے قافلہ ام کے بھرت سے تو کس نہ ہو سردیوں کے ٹھکانے بادہ ڈونڈیوں کے سے ہوائے سرد سے سردیوں کے</p>	<p>آب دواں کو بھولتی ہوئی انی بھول تھی پانی پتھر بھریں پتھریوں کی کیا بھول تھی مورتوں کے ہاتھ شکر ہوئے انڈیاں تھی کہ ادب جم کے رہ گئے اجنبش حال تھی</p>
<p>سردار بد خواں تھا فوج شریک کا چیمہ پہ تھا گمان کرہ ز مہریر کا</p>	<p>بیس پڑی تھیں بحر میں تار مرگ تھے مولیٰ صدف کے پیٹ میں رشک تڑگ تھے</p>

<p>۱۲۷ کوسوں میں گیا تھا رہا توں میں تھا نازک سینے کی آگ بجھ گئی تھی تپ رہا تھا نازک تیروں کے دل سے تھا ہوں زرد گونگا نظر تک مرنوار سے ہو گیا ہوا ونگ</p>	<p>سبزے کو تھا یقین کہ ساماں ہی فوت کا شبنم کے قطرے تھے کہ پسینہ تھا موت کا</p>	<p>۱۲۸ کس آسماں کی قسمت ٹھٹھک ہوئی بچر کسے غم انتظار کہ ہو صبح جسوہ گر روتوں میں نہ سکتے تھے ہم کے جواور سون کی یاد میں رہتا غم کسے تعبیر</p>	<p>جاڑا وہ تھا کہ ایتھہ گئے سانپ غار میں سبزہ اگر گیا تھا ہوا سے کچھار میں پڑ</p>	<p>۱۲۹ ہاں تیرے گمشدہ اوصاف تیرے سبب کہ بیبیوں کو ہے بھولا ہوا بازاران کا سرد ہو گیا ہوا سردی کے ذرا میں ہے سبب آگیا سخن</p>	<p>اب کا پتا ہے قلب کہ ہے یاد اہلبیت لکھ آہ سرد کھینچ کے روداد اہلبیت</p>
<p>۱۳۰ تو نے نہیں یہ عظمت بجا دے تو شمس تو ما تھا ظالموں نے جو کچھ تھی تھیں اس قسم کا نہ تھا کوئی اور اہل ساریس اہل انصاف جو اور دھوکے ہوتے نہ پواس</p>	<p>سردی سے کانپ کانپ کے معصوم رو تھے بچے حسین کے نہ کسی طرح سوتے تھے</p>	<p>۱۳۱ بچھڑ چھیاں بواری انجیباں تھیں مہوش کوشش تھی کہ جویت سلطان خاص عام اس قسم کی یہ عظمت زینب انتہا م</p>	<p>کانٹے سمیٹے بیٹھ کے بنت بتول اے روشن کی آگ خواہر سبط رسول نے</p>	<p>۱۳۲ بچوں کو اور گرد بھجایا بپوش آگے بڑھائی سو گئے وہ سوختے جلا آگے بچھڑ چھیاں کہ سب مہنگوں پر اثر مرقم ہے کہ عظمت زینب دی بجز</p>	<p>فرماتی ہیں کہ رنج سے حالت تباہ تھی اُس وقت میری آنکھوں میں نیساہ تھی</p>

<p>۵۵۷ کوی تو غمگسار نہ غمنا و امصیبت حال اپنا جس سے کہتی یہ آفت کی تبتیا گویا تمام خلق کا غم میرے دل میں تخت ہے ہے یہ کیسی تھی غلام ان کے ہوں قرا</p>	<p>کیوں ہومنون یہ وقت کھا آل سول پر کیا گذری ہوگی بنت جناب بول پر</p>	<p>۵۵۸ ایسا بہن کو چاہتے تھے شاہ کر دور صندوق سے نکلا اگر نقل خاک پر تیرے کھلا بند ہو شاہ وہ دیں کا سر سیم کا بواب دیا ہو کے نوٹ کر</p>	<p>رُو رُو کے اپنا حال جو ہمیشہ نے کہا یا انجمنی را صدیری شیر نے کہا</p>
<p>۵۵۹ کرا دی غضب کی جمع میں اک جہد کہیں جنگ میں وہ ہوا کی نکر وہ غم و حق جب جو قاب ہو گئے اعدا سے ایجن یہاں یہ تیرے مظہم کی بہن پ</p>	<p>فوج یزید میں تھا مقفل حسین صندوق کے قریب گئی خواہر حسین</p>	<p>۵۶۰ بھرا آئی یہ صد کہ بہن قافلہ جاؤ دیکھا سیکر جاگ رہی گو میں اٹھاؤ تو کجا رہی ہے پچا اسے مس و نادان رو رہی ہے م پاپس جو لاؤ</p>	<p>بھائی کا حکم سنتے ہی صرف فغاں ہوئیں بنت علی رواں طرف کارواں ہوئیں</p>
<p>۵۶۱ بھائی کے مر کہ بھلا کے بہن نے کہا کہ حق ہے تم بتیوں سے نہ خدو غم کہ نہیں صحیح کرتی توں اور کھری غم کہ کیا میں بن جاؤں م بھائی م کام</p>	<p>مرے ہیں کجیت دل خلیف بو ترا ب کے اب تو نہیں سنبھلتے ہیں بچے جناب کے</p>	<p>۵۶۲ اپنے مقام پر ہو گئیں تو اس حسین دیکھا کہ ہے تو تھوہر میں بلکہ وہ حسین منہ خاک پر رکھے ہوئے یہ کرا رہی حسین نا بجا لایا آپ نے کہ طرح اسے حسین</p>	<p>قید جن میں کون بھلا آ کے لے خبر اللہ اس طرح سے ہوئے آپ بے خبر</p>

میں ہوں لیکن آپ کی اس دلمی
 سینہ پر رشکے سونے کی یہ نازنی
 زینب نے جب شاد ہوئی آنحضرت کی
 تسکین دی بہت ہوئی پتہ دل بھی

گودی میں لیکے حال دکھانے کو لے چلیں
 پچھڑے ہونے پر سے ملانے کو لے چلیں

صندوق کے تیرے میں تمام کجا
 اُجھا ہوا نکلا سر شاہ بجر دور
 آہستگی سے پھر متوجہ ہوا اور
 بیچی کے منہ کے پاس ہوا اس کے جوہر

رد کر مزار احمد وزہرا بلا دیے پڑے
 ہونٹھرا اپنے اُسکے خشک لبوں سے ملا دیے

تجلی گوید اگر کہ سر شاہ نے کہا
 صدمے ہو بنا پھر کہ اس میری دریا
 صبر خدا کو کیا رہا ہے میں تو قوت کر گیا
 راحت کی سہی ہو سکتے ہیں یہ میرا

خاموش حکم صاحب عجاز سے ہوئی
 تسکین دل کو باپ کی آواز سے ہوئی

الاعمال
 رخصت ہوئی حسین کے سر کو یہ سلام
 مندر و قریب گیا یہ سلام
 آئیں بہت کے قافے میں خواہرام
 پھر آئیں وہی تھی وہی ظلم فرما

ظاہر ہوئی جو صبح شکر رواں ہوئے
 بجا و بیداروں کے پھر سارباں ہوئے

الاعمال
 پتہ کر بلا کی مصیبت پتہ آشکار
 صابر کے یادگار کاب صبر یادگار
 سیکس کی ایک جان تھی اور تیس ہزار
 ہیں واقعت ہویت بجا و بے شمار

کرتے تھے ضبط ظالموں کے اژدھام میں
 کیا کیا نہ دلپہ چہر سہارا ہ شام میں

میرا اعمال
 مجبور کب تھا فاقہ خیمہ کا و شر دار
 میں بہا و نفس کا دکھ لایا اختیار
 برحق امین راہیت مجبور کہ دکھار
 جو کہ شک و خیمہ بجا نہ واقعات

دو باتوں پر نظر کھتی شہہ مشرقین کی
 مرضی خدا کی اور وہ بہت حسین کی

<p>تو تباہ ہو جاؤ گے تم تو عین کفر کا پتلا زور پہنچنے کی جاؤ گے نہ مٹی ہو اب اگر ستارہ زین میں کوئی سپاہ جس کا کوز یاں ہو چوں کہ یہ کہتے ہیں مٹی ہو</p>	<p>دور تباہی تھی مگر اس کا عجز کافر سے اک اشرار اور شہادت وہیں قبضہ میں اسے منتہی دو بیگ پرے زمین ہوا دزدوں کی طرح اور اسے لٹا دینے ہو</p>
<p>تو ت وہ رکھتے تھے جو خدا کے ولی ہیں مٹی جو بات اس علی میں ہی اس علی میں مٹی</p>	<p>دریا سے ظلم کی نہ روانی نظر پرے میزوں علی کی تیغ کا پالی نظر پرے</p>
<p>اب جو اس کو شہادت مٹی کے پینہ قبضہ میں دو انفقار کے تھی شام کی پناہ ہیں سکتے تھے یہ ظلم کے جاؤں پر پناہ اعدا کو شمع تیغ دکھاتی صوم کی آراہ</p>	<p>صحنہ شام جین دیکھ لے پلٹا شام سنا ہوا ری پیرا تیغ جیب میں یہ غم ہو حق رحمت حق ہو جانگس</p>
<p>دینے فروغ صورت حیدر جہاد کو زندہ نہ چھوڑتے یہ کسی بدہنس د کو</p>	<p>باہر نہیں وہ حکم شہ کائنات سے حاضر ہو ذوا جناح نکل گرفتار سے</p>
<p>اب تو جو ظم تھا تے ہوئے لہٹیں علم کسی نہ برق شہیدانہ کی ترس بڑھتے ادمر دھم ہے جو تو شام گرجاتے زور لگا دینے ہوئے ہوئے</p>	<p>واقعات قاتل و زخمیہ سم و اگر دوں کم زمین رہا جی میں وہ ماہ کا پوئے بے نظیر ہیں ایوں کی بڑھیں ہیں عاوان کے تیر ہیں</p>
<p>رہا بند حکم وارث دلدل سوار تھے نیز و نکا دینے کام جو تلوں میں خار تھے</p>	<p>کیا بات ہر زبان عدیم المثال کی تیغین یہ سب ہیں بھی ہوئی ڈو کمال کی</p>

بیکل ہوں ایل شام کیجے ہوں خوش ہوں
 ارکان سلطنت یہ ہوں نازل کیا تخت
 زبرد تم ہوتا ہے زبرد سب سے تخت
 حضرت اکت زین خاں پاسے میں کا تخت

اہل تم کو زیر کریں بے لڑے ہوئے
 کونے سے تادمش ہوں چھنڈی گڑھی ہوئے

ظلمت و فاقہ کی شہرہ کفار میں نہیں
 جو ہر ذرہ ہاتھ میں ہے جو تواریخ نہیں
 یہ نشان قدرت کی کسی دربار میں نہیں
 کیا پتھر اس کی ہوئی سرکار میں نہیں

اس ملک میں چلتی ہے شاہی جناب کی
 پر چھائیں بھی جہاں نہ پڑے آفتاب کی

ان شخصوں میں عابدیہ ہوئے
 بجز مذہب ناسیب سلطان کے بلایا
 جب حکم تیار ہوں کہ ملا ہو کسی
 جلا کے سے جوتی تو قوموں پر گرایا

اس اختیار پر عم جانکاہ سہتے تھے
 دشمن کی طعن سنتے تھے اور کچھ نہ کہتے تھے

پہر اچھا سے فق ہوا پتی ہوئی اچھا
 جب کوئی روز شمس ملادو میان اراہ
 دیکھو کبھی جب کبھی صحرا سے جا گیا
 گھونچے نہیں کبھی ترسے میں آہ گیا

شب ہو گئی جہاں وہیں شکر اتر پڑا
 ہر روز ایک حادثہ نو نظر پڑا

دار و دیوار ملک شام میں ایل شام ہوئے
 بہت زردوں پر اور زیادہ ہوش ہوئے
 جیو جیو میں لوگ باہر نکلے ہوش ہوئے
 سڑھ سڑھ نہ جے دشمن شاہ ہوش ہوئے

بچو و خوشی سے شامی میخوار ہو گیا
 آراستہ زید کا دربار ہو گیا

جہاں بکشاں تھے شہزادے کی بکشاں
 اور کہہ لو میں کچھ ہوا ختم کا بکشاں
 جہاں سے ہوا وہ یہ بچا بچا بکشاں
 اور اس میں تھا دل کہ تیار ہوا بکشاں

یواں میں نادریست بچو نا کہیں نہ ہو
 حاکم شکن کو دیکھ کے چیں برہیں نہ ہو

والذین ظنوا انهم

<p>دو واروں پر بھی ایمنوں سے طرفداریت پران میں آ رہی تھی نظر مہریت غلاب تو شکر سب سبیاں کا بھی انجام تھا خراب دوزخ کی سمت کھینچ رہی تھی ہر کھڑی</p>	<p>بوسے میں شہر کہ صحن بیرونی مراد بہنا بیا بس فاترہ اعدائے ہو کے شاد فخے کا عطر نکلے چھ بانہ زلف و با کری تم پر حیرت کے روست ابھتا و</p>
<p>غرفوں کے ارد گرد جو اہر جڑے ہوئے تھیں چنیں کہ پردہ غفلت پرے ہوئے</p>	<p>اس جوش میں رواں ہوئے دبار کی طرف میخوار جیسے جاتے ہیں گلزار کی طرف</p>
<p>کلر سے تھے پہلے تھے ہوا طاقتور آئی تھی بچھا بھوڑوں سے تازہ سم کی بو یک چوڑی کھرا ہوا کوئی رسیا ہوا آراش لگتا نظر آئی سو یہ ہو</p>	<p>دبار میں شریک ہوئے کس خود سے کاڑ کے پیر خواہ تھے خالی شخوڑ سے رگ رنگ بھری تھی شریا میں فتور سے ظلمات میں گھومے ہوئے خارج تھے ذرات</p>
<p>ساتی بھی آئے حاکم خانہ خراب کے بالائے تخت رکھ دیئے شیشے شراب کے</p>	<p>اصحاب نارجامے سے باہر تھے بھول کر کرسی نشیں تھے آیت کرسی کو بھول کر</p>
<p>ضام نہ بچائیں طلالہ کرکریاں بشاش چویدار تھے دربان حلام وہ انتظام فوج کا وہ ذوب و نشان انجیر کی پلاسے ہتھکڑیاں</p>	<p>بہن پر ہی تھی سے برا ہو ایزید تعمیر کو کھڑا ہوئے زینب کی ایزید بچھا جو اپنے تخت پر تخت سے وہیند فرعون کا فتنہ کہتے ہو ایزید</p>
<p>تھا شور جشن قبل امام انام ہے آنا ہو جب کو آئے کہ دربار عام ہے</p>	<p>ظالم کو ناز کثرت لعل و گہر پہ تھا بارگناہ تاج کی صورت میں مسر پہ تھا</p>

<p>جلاووں سے بہا کر مرے دل کو اٹھائیں حاکم اور سردوں کو لاؤ اور حاکمین بیہوشوں پر مٹی حاکم کی تھیں اور زمین پہنچا جو یہ بیم کے سزا دوں نے زمین</p>	<p>نڈالیں میں بیگنیا ہوں کو لانا ہو دیں پتھر پہنچا تو اب میں مرے خیر سے نہیں روئے بلکہ ایک کے اسیران و دشمن چھت اس مکان میں تھی نہ ہوا تھی زمیں</p>
<p>سادات جان دینو پہ تیار ہو گئے غیرت سے زرد عابد بیمار ہو گئے</p>	<p>عقرب کا گھر کہیں کہیں زرد کا غار تھا والان تھا نہ حجرہ فقط اک حصار تھا</p>
<p>بس کہاں میری کہیں بی بی کہاں اس اشقی کے سائے تلخ ام کشاں بیکر مرستیں بڑھتی ہر گس پتلا قبول تیرا ہوا خسرو کہاں</p>	<p>بیکے تھے جاں بید و خراب تھجا جانتاں وہ دن کی دھوپ رات کی داغ و بس لاناں بچے ہوئے تھے سب کج بچے ہوئے کا تھکا ظلمت تھے تحسین کے اطفال نا تو ان</p>
<p>ہے ہے کہاں میرے پر مر تضا گیا طشت طلا میں تخت کے نیچے دھرا گیا</p>	<p>ہماں وہ قید خانے میں رنج و بلا کے تھے جو رہنے والے حجرہ خیر الورا کے تھے</p>
<p>میری ریشیاں میں تم کو سزا دینا میں کی کہوں یہ ظلم سزا دینا باہوں سے اس کی سزا دینا آتو حکم جا لے رہا ہے حکم دینا</p>	<p>وہ بیکر شیخ اور وہ محتاجی فریاد رشتہ ای طرف سے تھا بازا اجاڑنا یہ لکے نہیں چو نکلتے تھے اشقیہ رو دیتے تھے مجمع ہشت شاہ کراہا</p>
<p>دکھو نگا مر حسین کا اپنے خزانے میں داخل ہوں ہلبیت نبی قید خانے میں</p>	<p>سوزش زیادہ ہوتی تھی ہر دیکھے داغ میں بوئے طعام آتی تھی جسم دم داغ میں</p>

<p>آپ نے مجھے قیدیوں کے تشویش کو ابی شہ بہ بہ شگاف در سے جو میں نے تھے نظر ڈرنے تھے رو سیا ہوں اور اطفال ذمہ آرام وقت شام نہ راحت دم سحر</p>	<p>بہتر رہتا کہ شوخی زیادت جو تھا کمال آئے ہوئے م از شہید اس وہ سخت حال وارو جو کہ باہیں ہوئے مورد ملال دیکھا سحر و جادو کایں قبول ذوالجوال</p>
<p>کام اپنا قید خانہ کی تکلیف کر گئی رورو کے اک یتیمہ شبیر مر گئی</p>	<p>ایسی ہی بستیوں میں تو بستی ہے بیکسی قبریں ہیں خام جن پر برستی ہے بیکسی</p>
<p>مٹی دہشت کی مٹی مہر میں ہائے پروں میں تھا کون جو زبیر بچا ہے زبیراں میں ہیں کہ تھے اس وقت کھلا درت تک اب بستی بنی نہ تم اٹھا ہے</p>	<p>گوہ الم میں دادی بونبت کے تیار پیادوں کے غم میں شاہ جہاں کھلا بجا بچے تھے فوج سنلا کے پرک وہ سب مقام دہشت و حشت ہی ہیں پیر</p>
<p>کچھ سوچ کر ارادہ ترک جفا کیا مظلوموں کو یزید لعین نے رہا کیا</p>	<p>گرد اڑنے پر گماں ہے کہ فوج جفا چلی رن بول اٹھا جو قتل کے بن میں ہوا چلی</p>
<p>دائیں ہاتھ بولت کا اب آ رہا پہننا بائیں ہاتھ سلطان دین پنہا خواہش یہی کہ جو میں تھیں یہ پہلی ہو اگر نہ پہلا ان کو فستق شاہ</p>	<p>سب کی نظریں پھرنے لگی فوج اشتیاق ترناؤں کا وہ شور وہ تقار و فوج صدا ڈھچکا رتوں کی دیکھ نہا رنج او ا وہ دھوپ کو چھپاتے ہوئے دھواؤں گاہ</p>
<p>رضعت سر حسین سے ہو کر حرم چلا سجاد ملک شام سے پابند غم چلا</p>	<p>گھوڑے وہ دوڑتے ہوئے دشت نبر میں بیچین اونٹ فوج کے صحرا کی گرد میں</p>

<p>رواق زبان درشتی بہتر کے خون سے رنگیں وہ گرز بازوس اس سرور کے خون سے ترشہ اس سرور علی اکبر کے خون سے گلگون زبان تیر کی اصغر کے خون سے</p>	<p>رواق شہ کی حد یہ کہے ہیں سن کے وہ بین بہت میں کاتب تحقیق صدیہ چمن نظام کا بیان مصائب مختار زمین میدان میں تھی بزم خورشید مشرقین</p>
<p>وہ عطر نیز ہر گل پا مال کا لہو وہاں وہ خجروں کی وہ اطفال کا لہو</p>	<p>اک وقت وہ محاصرہ کا ہو سکتے تھے روئے وہیں وہم کو جہاں وہ نہ سکتے تھے</p>
<p>رواق اس وقت قتل کا وہ سبب تھی قویا زیر زمینیں انج و ہتھیاب و آویب خود رو رہا ہے بچاؤ زمانے کا انقلاب حسرت بھری وہ تربیت ابن ابی تراب</p>	<p>رواق آتے وہاں سے نہ رہتے وہاں آیا جہاں کے خزاں کرتے اہوس آیا مختار رہی تھی ذہن و نام سے کہا شہ کے اہلیت کی وہ بھری عوا</p>
<p>حالت وہ قتلگاہ شہ شہر قین کی آتی ہے بو شیب سے خون حسین کی</p>	<p>انجام کار قافلہ تیرا رہو گیا پا چلنے کو حکم عابد بیمار ہو گیا</p>
<p>رواق عمل سلام کا ہو اخترا یا اس سب تو یہ گور خرمیاں یہ فوجوں پہنچے پھر کی جہاں بجا نہ تو اس ہوئے وہ پاؤں ہر بزم کا نشان</p>	<p>رواق دوچار قتلگاہ سے تھی رخصت حرم مخصوص حال حضرت زینب پو کیا حرم پیرو گوارا م کے تھے بہت کچھ حرم سب کے لئے اوداع سے ہر سب پچھ حرم</p>
<p>کپڑے سیاہ ماموشہ کی دلیل تھے زیر عبا چھپے ہوئے دروں کے نیل تھے</p>	<p>عابد چلے وطن کی طرف قتلگاہ سے فرصت میان راہ نہ تھی اشک آہ سے</p>

<p>اس کے شیرازہ حفاظت ہوا روزانہ سچے محو میں ہو گزشتہ کے ذمہ دار طاق آتی وہ صبح کہ شیرازہ ہوا اس نظر درخت وطن کے تو کی فتنہ</p>	<p>سے لایا اسے اس خیرم گ کے سیرت تو سے تو زخم دل کو خراشیدہ کر دیا بولا شیرازہ نام ہے اس دل بولن کا جا بہ سفر سے لایا ہیں اور دعا قافلا</p>
<p>روئے بسان ابر عزیزان مصطفیٰ یاد آئے تو نہال گلستان مصطفیٰ</p>	<p>بھیجا ہوا اٹھیں کا خبر دینے آیا ہوں بیرون شہر سے یہ سنانی میں لایا ہوں</p>
<p>بن الجبائے شہر کے باہر کیا مقام محنت کشان شہر کے بہرے تیرم راہی ہوا شہر از دستہ پادشاه کہ میں جیسے آئے تھے لایا یہاں کلام</p>	<p>تو سے ہی میرے دوست ہوا ان دیر چھوڑا تھوڑے وہ بھی بڑھوا دے شہر پہل ہوا کہ راہ میں تھا مجھ کے تو گوں کہ کچھ نہ تہا ہوا اور کیا تہا</p>
<p>چھوٹا سامریہ تھا شہر مشہور لسنے ہی شہر میں ہوا ماتم حسین کا</p>	<p>پہنچا قریب خمیرہ ہمیں بار کر بلا نکلا عزیز سا لڑوئی پر خار کر بلا</p>
<p>سب دور میں بہرہ و انصاف کا اور اس بھلائیوں سے روزے لگتے تھے پیمان دیکھا کہ اس کے شہر گزراں برز و داس آئی وہ زمین کرتی ہوئی تو سے خزان پان</p>	<p>اس طرح جو ہر گز ہوا ایک کا خزان روزانہ باطن میں دل کو زخم تھان اتنے ہی سے پوچھے جاتے تھے تھان یہ تھا ایک خاصہ سلطان جو تھان</p>
<p>تو چھوٹا شیر سے تو منادی کہاں کا ہے عنوان کیا یہ ذکر نشہ السن جاں کا ہے</p>	<p>کر سی بچھائی اس نے دل و فکر کیلئے اہل مدینہ آگے دیدار کے لئے</p>

<p>میں کہی یہ تم جھگڑا کے جو بیٹھا وہ بیہیار اور سیدھا کی ہونے کی ہر طرف پکار منقول تم زیت تھے زن و مرد بیچار اب جو بھی روئے تھے محترم تھا ان کا کار</p>	<p>اجاب بھی عزیز بھی آا کے ملنے تھے ماتم سے کا بنتی تھی زمیں نخل بتے تھے</p>	<p>میں کیا روز انشا روز کیا چپ تمہوں ڈھک جب کہ بیت کی خوشی تو روایا وہ بیہار خجہ خجہ کا جو میں پڑھتا ہر چشم تر غزبت کے واقعات کی دینے لگانے</p>	<p>کرسی پہ حال کشتہ بیدار ڈر تھے تھے بزم ۶۰ میں مرثیہ سجا ڈر تھے تھے</p>	<p>میں ہم کیا تھا تو زور زور و نام ہوا زیاد کہ روئی اپنے آگے اہل وطن کو یاد سبھار رسول ابن عباسی شاہ خوش ہنوا جاننا نہ تھیں اور جو زبان نام اور پنا</p>	<p>جنگل میں سو رہے وہ مسافر عراق کے رو میں بتول ظلم سے اہل نفاق کے</p>
<p>میں منج کے ساتھ سوئے مریز چھ جناب پہنچے تو ہنر میں تو برصا دل کا ہنر جناب ہر بیٹے تھے چاکا گریں تھے شیخ و شاہ وہ عورتوں کے بین وہ انبوہ یہ سب</p>	<p>دو چند سب کے دیدہ ترکی لئی ہوئی جسد زیارت علم ماتمی ہوئی پڑ</p>	<p>میں طہرانے ہو کر جو پہنچے لگا علم دیا اردوں پر ہم اپنا پہنچے لگا علم بڑھتا تھا ناگوار چھٹھنے لگا علم ہر شے ہوئے مریز کو نینے لگا علم</p>	<p>جس راستے میں چوم کے دامن ہو گئی خوشبوئے خونِ ناحق عباس آگئی</p>	<p>میں دانش ہوا میری تیب قیدی ازیر ججہ کما دن وہ تھا جسے کہتے ہیں اور تیر پڑھتا تھا خیر صائم شریب جو تھا و لیر منکرہ پڑا گر یہ سننا علم ہوا شریر</p>	<p>پوچھا یہ کیا ہے سب نے کہا اعلیٰ زمین کا لشکر وطن میں آیا ہے کنبہ حسین کا</p>

<p>مذہب از سر نو کس سے کیا ہو گیا صدمہ زناں با شکر کہ جو تھا کمال منہ پر طاپے مار ہی تھی کھلے تھال</p>	<p>مذہب تو بیوہ کی قبر منور کے واسطے تھی یہ تھا سفر کا پیغمبر کے واسطے کیا کہ بلا میں ظلم تھا سرور کے واسطے نہ اب تھا کفر بن اظہر کے واسطے</p>
<p>تشنہ لبوں لے داغ جو زخمی دلوں میں تھے بیتاب اہمیت نبی ثلثوں میں تھے</p>	<p>آیا ہے جو رواق رسالت پناہ میں یہ پیرہن بھی لٹ گیا تھا قتلگاہ میں</p>
<p>مذہب اسی تھی میں جیہ زور زما کی بیاریاں میں نظر تھی غمازیوں کی پرورداریاں تھی تھی کے روئے پیہم کی جاریاں اتریں تھارت عرب کی سرداریاں</p>	<p>مذہب ہم تو امام کا جب زبوں ہو فنا وہ کہ ارب تھے تو از ارغلاں بچا ہے اسے ایل وطن سے یہ خبر اہوت اہوت ممالک کو بجا ہوتی جا</p>
<p>برسا دیا جو سب نے حسین غریب کا بنے لگام زار خد کے حبیب کا</p>	<p>تھا یہ قلن کہ شرم سے گردن جھکاؤ ہیں کس شان سے کیا تھا سفر کو نکر آؤ ہیں</p>
<p>مذہب دستور ہے وطن میں تو ادھی آئے ہیں منہ سے بے راہ کا آرام پاتے ہیں دل ہے شاد و ہو وہی باتیں سنتے ہیں اپنے ہنوزوں کے نغموں غات لاتے ہیں</p>	<p>مذہب ہے پورے کج جگ میں جادو و جاد ہم تہن شاہ شہید اس ہوئے تباب باہا بھوکے پیاس کا صدمہ تھا تباب ہولاکے آؤں سے ہوں تھا ظن تباب</p>
<p>زینب نے حال کہے شہ مشرقین کا ڈالاکھ پہ جامہ پر خون حسین کا</p>	<p>بیزار رہتا تھا دل مضطر طعام سے ترناب خشک ہوتی تھی اشک نام سے</p>

<p>۱۷۱۳ دنیا میں دبی کا مٹے عابد پر افریقہ میں حکومت خدان اور غزا دار ہی اسی سب سے تھکا اور اس کو نے کیا چھین موم ہو گی ریت کا زرب زین</p>	<p>دن رات گھر میں عابد ناسا درو تھے اصحاب بھی شریک ۱۰۶ کے ہوتے تھے</p>
<p>۱۷۱۴ دو سال گزرے جب زین کی کیا تھا اس رات میں صلا صفت تھی نیک قوت اور جہاں ہو متی ر کا حوالہ</p>	<p>ہمیت نے کونے کے طبقے کو ہلا دیا ڈانڈا عرب کا ملک ظفر سے ما دیا</p>
<p>۱۷۱۵ بچا یا ہوا تھا شرب و بلجی میں سرور شام کو فوجیں تھے باہر برجم اور ہمزید شہادت ہوئی جی سپاہ اویچہ ہوتے کفر کے</p>	<p>کیونکر بیان ہو دین کی جو ذلتیں ہوئیں مکے میں بھی مدینے میں بھی بدعتیں ہوئیں</p>
<p>۱۷۱۶ درکار تھی امام زمانہ کی شہادت افریقہ میں شاہ دیں سے برہمنی افریقہ میں شاہ دیں سے برہمنی جی سپاہ اویچہ ہوتے کفر کے</p>	<p>یا مر تضحیٰ علی جو کہا اس دلیر نے بالائے پشت ہاتھ رکھا حق کے شیر نے</p>
<p>۱۷۱۷ تم در سلطنت پر ہوا دشمن ظالم تیرا تو ہے کہیں تھی نہ جی سپاہ اویچہ ہوتے کفر کے جی سپاہ اویچہ ہوتے کفر کے</p>	<p>باطل کو پست کر دیا حق کے عون نے ارمان نکالے حیدر پونے کے خرون نے</p>
<p>۱۷۱۸ یہ قصاص حج ہوئے صاحب وہ زرق و برق زینور جی جی سپاہ اویچہ ہوتے کفر کے جی سپاہ اویچہ ہوتے کفر کے</p>	<p>مائل بدوں کے قتل یہ یہ نیک ہو گئے دو دل پہاڑ توڑنے کو ایک ہو گئے</p>

<p>۲۲۱ کوفہ میں پور جہنگ نے ذی حشر کی ہجر کی غازیوں سے بیعت فتح ریز جگر تاریخ بن مصلح کے تھے اہل ظلم و شر جہاد تھا اس کا نام کین تھا جو بزر</p>	<p>دارالامارہ میں سے بدعت سے کام تھا ابن زیاد و خنس کا قائم مقام تھا</p>	<p>۲۲۲ وہ کنش توں کے خرون کی شریک تھی پھار و سیاہ ظہرت نہیں ہوئے پاک محتاج رہتا تھا کہ قصہ ہو جلد پاک</p>	<p>لی تیغ تیز بیشہ اجرات کے شیر نے کی جمع فوج کو فے کے باہر دلیر نے</p>	<p>۲۲۳ وہ شہر عرب و عرب وہ شان مخموری ضمیمہ کا دل برتھا رہا تھا بوہر مخموری تاتھا با بار سوس پورن پھیری ہزار دن ہتر منتظر صبح کھت جری</p>	<p>کہتا تھا شوق تیرا عظم طلوع ہو اسے نور صبح جانب مشرق رجوع ہو</p>	<p>۲۲۴ جس سے شاد و ادیبی تھی دکھا چکے اچھلے بواب نظر سے بہت سر اٹھا چکا تہمتیں جتنے داغ تھے عشق با چکا یہاں لڑنے کے پیر سے تم جو لگا چکا</p>	<p>انگارے آرزو کے چمن ہیں برسے ہیں نور سحر کو آنکھوں سے تارے ترسے ہیں</p>	<p>۲۲۵ وہاں انھنری میں کہا تھا شاد و ری اب وہ جب جاؤ تم یہ دعا کہ تیریں جری باوشمال کشت تہتا کرکھری وہاں توں ہیں ابے ہاری سپہری</p>	<p>تربک فلک کہے ہے یہی شان جنگ کی پھولے زمین پر وہ شفق گہرے رنگ کی</p>	<p>۲۲۶ تارو ہمو ہو کہ معنیں تم جلاتے ہیں ہانڈہ برق سینوں میں دل تھلا تے ہیں جھوٹے ہوائے سرو کے کہ وقت آتے ہیں دیکھیں چراغ ناہ وہ کہتے بھاتے ہیں</p>	<p>دامن ہوا کا جلد سیر سے سفید ہو پا اسے آفتاب زمینت صبح امید ہو</p>
---	---	--	--	---	---	--	--	---	---	---	---

<p>پہلے سے نہیں سمجھتا تھا کہ مشتاق کج کھٹ ہے تیرے تعلق کے کبک دری کہے کہ فراق اس کے جھوٹے توت دکھائیں ہواست خال کے</p>	<p>زدوسیوں کے غنچہ رول کھلے پھول ہوں پامال خار گلشن آل رسول ہوں</p>
<p>اسلام جو خواہے وہ نہیں روئے نہیں کہا ہو رن میں معتدہ دل کھوئی نہیں تواریں تہ چلیں وہ پر تو تے نہیں</p>	<p>طاؤر اوڑیں سحر ہو بڑھے یہ بھیر بھی برواز آشیاں سے کریں مرغ تیر بھی</p>
<p>اسلام اس انتظار میں ہوئے در آسماں کے بار جو گوشتاقتیں بنیں تھا کھلا وہ راز دست شمع ہر تیر میں سے کے دراز</p>	<p>دونوں کے رخ سے پردہ ظلمت ہٹا دیا چرخ وزیں کو نور کا جامہ پہنا دیا</p>
<p>اسلام یہ انتظار دیکھا ہوئی تھی تعلق دنک باز کھیا رہی تھی تھی درشت جیلا پہلے نہیں تیرا علم سے خشت و سنگ کس شفق سے تھا بے شمع تلوار سنگ</p>	<p>تل تھا کہ مدعا ہے یہی اس سنگوں کا کونے میں ہو نیوالا ہے چھڑکا و خون کا</p>
<p>اسلام اور استہیاب ہوئی کھل کے نشان گھوڑوں پہ چڑھے شان دکھانے کا و جانبک خزانوں کے میچوں کی امین جانب دیا ہے جھوم کے ہوئی کون تیار</p>	<p>گردوں کو بھی کلام نہ تھا اُنکے اوج میں کیا کیا زیں چڑھے ہوئے گھوڑے کھنچ ہیں</p>
<p>اسلام ایک فرس کہ ہو رہت منہم تو پھریں تیرا زانہ ہو جیب ادھر سے ادھر نہیں کوسب میں دو ذوق باگوں میں نہیں نہیں چرخ فلک میں تیرت شمس و تم جہاں</p>	<p>باقی رہے نہ برق میں تاب اضطراب کی قطرہ زنی میں دجھیاں لے لیں سحاب کی</p>

<p>۲۱ تقریباً دل کے غم پر حسن و جمال کا تصویریں کھینچ لایا مصور خیال کا و توار انہ نظام نظام مگر عت کے حال کا پوست قوم تو بڑھ گیا پاپیہاں کا</p>	<p>۲۰ اپنے زمانے میں وہ سو علم انشاں تھا نام خدا عجیب فری تو شہ جمال تھا بیرنگی بہاں کا اسے کب خیال تھا انگ بہار حسن کا شہ جمال تھا</p>
<p>مضمون نکلے چلے ہوئے انکی شان میں وہ جان جسکے دھیان جان آئی جان میں</p>	<p>کیوں اسکے رنگ حسن میں یہ چھلکی ہوئی دل دل کی خاک پاہتی جہیں پر لگی ہوئی</p>
<p>۲۲ مگر کب تھا ابن مالک اشتر کا بیخبر شہنشاہ عالم مالک اشتر فکیر وہ ان زمین میں پیڑوں کی دھوئیں کی گھیر</p>	<p>۲۳ ہاگہ توڑ کر تے تہے اسے اپنے شہ دی شہروں نے دور کے توار کو خبر فوج ابن مصلح سے تیار جنگ کیا نہ کہ کیا دیکھنے ماہنہ شہ</p>
<p>آب و گل بہشت اسکا خمیر تھا اک طاہر ریاض جناب امیر تھا</p>	<p>فوج گراں مقابلے کو بر محس گئی کر کھیت بولنے لگے تلوار چل گئی</p>
<p>۲۴ وہ سمر بہنہ فوج کے سردار کا فوج کیا خوش بختوں تھا قوم کے خوار کا فوج غائب تھا وہ دور سے پہنچا کا فوج یہ اختیار رکھتا تھا موت کا فوج</p>	<p>۲۵ باجل کو قوت سے زور کیا زور کا ہمیں بہشت سماں فوج کے قویا ہمیں سہر شہنشاہ دین کے پاس تھا ہمیں شہنشاہ کوئے رنگ بہیم کی راہ ہمیں</p>
<p>تھا پست اسکے سامنے دریا چڑھا ہوا آوازہ جہاد سے بھی کچھ بڑھا ہوا</p>	<p>اسوار خاک پر کھٹے لہو انکا زین پر زخمی سمند لوت رہے تھے زمین پر</p>

<p>تنگ ریاضیں برسے لگیں نین جاوے شہدوں کی طرح مضطرب احوال تھو غلٹھا کہ بوش کھائے لگا جمع میں لہو بیٹیوں کی آیت سے ہیں پریشان یہ مو</p>	<p>گرمی ہے ان کے دل میں جگر میں مانیں ہے روشنی انہیں کی نظر کے چراغ میں</p>	<p>تلاشوں سے تھا حل یہ کار و خانہ زب صغیر بچہ میں ہوا اب تیر گوں دشمن کا دل جا رہی تھی نوز شریوں دشمنی مزان گرتے تھے دو زنجیر تھوں</p>	<p>بچپن مرغ جاں ہوئے بھر کی نفس میں لگ تینیں لگائے دی تھیں تار نفس میں لگ</p>	<p>گروں کے پارتیرو پوئی صید میں تھیں بہادر نین ظلم و ستم کی گھٹائی تھیں جھوٹے سپاہ عدو کو بابا میں تھیں تباہیوں تھیں کہ ملک عدو کی تباہیوں تھیں</p>	<p>سرخو دسروں کے اڑ گئے دشت نبر میں دبتے پڑے تھے خون کے دامان گرد میں</p>
<p>گنا تھو واڑ پڑھا برا بیگم صفت شکن زبھی نانا جب سے پتا تھا با کھین وہ آستیں پر بھی ہوئی وہ چستی بین شہد تھے اس تار کے بچے تین تین</p>	<p>نیزے کو فخر انگلیوں کی پور پور پر تلوار کو تھا ناز کلائی کے زور پر</p>	<p>جس غول پر وہ تیر دلا و نجیب گیا بیٹا اش کا قصہ زبانتہ پلٹ گیا جہاد سے فوج کا دفتر اس گیا تیر توں کے ساتھ رہا بیٹا بیرون کی گیا</p>	<p>لوٹا طلسم کفر جو تھیں چسپل گنتی بولی شکست فتح کی تدبیر چسپل گنتی</p>	<p>لاشوں کا زمر گاہ میں انبار ہو گیا شہر ہو میں دوپ کے بنی انبار ہو گیا روکش و قاریت شہر بار ہو گیا غرت وہ کی کہ تو تیرا ب سہرا ہو گیا</p>	<p>کیونکر نہ ہو وہ تیغ منو دار کونے میں چکے جو مثل طاب مختار کونے میں</p>

تلاش
از کوز پناہ سے آواز
دل جھلک سے تیرے تیرے
خبر کے آگے خبر کے آگے
خبر کے آگے خبر کے آگے

اعدالوز پر بیخ کیا غیظ و قہر میں
میدان سے بھگاتے ہوئے لائی شہر میں

پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر

کونے میں غل مختار دینی فوجوں کو دیکھا
دریائے انتقام کی موجوں کو دیکھے

پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر

گھوڑا پر بٹھایا مالک اشتر کے شیر نے
دارالامارہ آئے ہی لھیرا دلیر نے

پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر

چھوڑا مکان اور ٹھکے چادر رکھ گیا
عورت کے ہمیں میں وہ بد اختر نکلیا

پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر

اک خطبہ پر دے کے شکر کا سجدہ ادا کیا
دارالامارہ کا در مسدود وا کیا

پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر
پھر

جاؤ کرو تلاش گرفتار ہوں شقی ہے
کیسی پناہ حاضر دربار ہوں شقی ہے

پہلوں پر طوفانِ بجاؤں کی فوجیں تھیں
پانی پیر کر بھاگ گیا شکر بیکریاں
بچاؤ کے دیر جانتے وہ جا سکتے ہیں کہاں
انجام کار میں نہ کسی فوت سے اداں

دیندار لالے کو نے میں سر ناکار کا
مختار شکر کرنے لگا کر دگا ر کا

جہی جہتوں تو جہاں میں ہیں
ان آیا کوئی ہو کے گرفتاریوں میں
ایساں کے گلے میں جیب آتے تھے عین
پڑتا تھا اہ را حجت مختار میں غلے

روتا تھا اُن سے پوچھ کے جو رجھا کا حال
وہ واردات کو نے کی وہ کر بلا کا حال

مستحق تھا گرم گزشتہ شرم تین کی
محببت تھی ایسے تیر ہی حسین کی
مظالمیوں ابنِ فانی بیرو حوسن کی
گرمی میں یہاں فانی کے نور عین کی

دشتِ بلا کی گرم ہوا وامصیبتا
بچوں میں اعطش کی صدا وامصیبتا

والم کے واقعات کی نے کے عیال
بہتر تھا وہی حالت عیال بچوں
ایسے پیر کر کے ہاتھ کوئی اگر نہ تھا بیان
تہنیت نامہ ادبی اکبر کی اداتاں

باتوں میں نام آ گیا بے شیر کا کبھی
اصغر کے ساتھ ذکر سنا تیر کا کبھی

مختار بھرتا تھا اپنے نہ تھے نم
مختار بھرتا تھا انھیں جانبِ شکر
مختار بھرتا تھا جو قاتلِ سلطانِ بجزیرہ
مختار بھرتا تھا حکیم زبوں شیر

ابنِ صلیح و ابنِ انس شاہ کے عدو
خولی و زید سرورِ ذیجاہ کے عدو

عبداللہ بن تمیم عمیر بن زکریا
نور خالدا اور زوقِ سیاہ کار
مختار بھرتا تھا تھے شرم شکر
مختار بھرتا تھا جو گئے تھے وہ دونوں ہوا

مشہورِ خلقِ مرثہ جاہل بھی ظلم میں
نامی مختار ملہ بن کابل بھی ظلم میں

<p>سزا برفیق شرم آسمان پر وفا اس نازک کتک تیرا جو شخص بھی پہنچے سزا کا ظلم کہ سب دشمن خدا بے لالہ زبانِ حال سے محنت برباد وفا</p>	<p>جب آگیا اوراق سے ازقین زیاد بوسے محرابِ حقیقہ کی مراد لاکھ حضورِ عابد بنانا شاد و شاد کھاتے تھے چاشتِ پاب و راجھا تھے پناہ</p>
<p>شاخیں تو سب قلم ہوئیں نخلِ عناد کی موجود ہے جہاں میں ابھی جڑِ فساد کی</p>	<p>حدالہ کی شہ عالمی مقام نے پڑا تختِ نامور کو دعا دی امام نے</p>
<p>بوسے جبری وہ کہوں بے برائی مراد آزاد آ رہے دشمنِ اصحی بن زیاد تو جس میں تھا وہ مینا تو باقی فنا جید رکھنا نام لے کے پھلے پاک بھنا</p>	<p>اب بات کی تو تھی مگر ما اگیا نہیں دکھ پائیاد کے گراوے شہادہ دین کونے کا حال ہو چکے تھے عابدِ حرمیں کہو کہ ظہیر مجس حکم میں ابلا کہیں</p>
<p>آیا وہ دن شکستِ لعینوں کو دیکے آؤ کونے میں سر شریک کا موصل سے لیکے آئے</p>	<p>ہے گزر غریبوں کا اس اژدھام میں جانا نبی کی آل کا دربارِ عام میں</p>
<p>وہ کہ موتوں کی بھڑوہ تھار کا سوز بولا تو بولے سب اس فراقِ غم زور دشمن بننا ملکِ ملاحف میں غم زور دیکھا یہ روز بیک بڑھ چکا تھا دل کا زور</p>	<p>ناپاک تھے شراب کے سہوئے بھوس دنیائے وہ ہے پہ جان کس کو بھوس گھر بوسے ایسوں کو دور کی بھوس عزت زدوں پریشیوں کا سپرہ بھوس</p>
<p>تھا اس لعین کے ظلم سے ناصور سینہ میں سر دشمنِ الہ کا بھیجا مدینہ میں</p>	<p>بیووں کو اور یتیموں کو کیا کیا رولا یا کھا یہ سر اسی کا ہے ہیں جسے بلا یا کھا</p>

<p>زینب کا ام اور دستِ مختار سے نقل کوئی بھی کر سکتا تھا سداوت کی کرک رواں سکینہ کا میں نہ بھونڈا ستر تک اس خضرِ شام کی ہے دل بجا دیوں کھلک</p>	<p>زیباب ابوسے اپنے تئوں سے کی دعا خاقِ مر سے یہاں سے نہ بچاؤ کو اٹھا جب تک جہا نہ دیکھ لے مر اس میں کھلا ہنگامِ جاہشت اسے مر باقی توفیق</p>
<p>دل خوب جانتا ہے جو کچھ میرا حال تھا بندر سن میں سانس کا لینا محال تھا</p>	<p>کیا حسرت آج نکلی ہے مجھ دل کباب کی پروردگار نے وہ دعا مستجاب کی</p>
<p>پلایا دوستوں سے یہ کی شہزاد گھنٹا در بار کو فرمیں ہیں جب لگے عدو منہ بچی تھی تخت نشین تھا یہ ترفند پہلے سر حسین گیا اس کے رو برو</p>	<p>مژدہ شاہِ عترت خیر الورا نے جب آیا میرے میں سر مراد و دیبا ادب ماتم نشین شاہِ عترت اس کے جوارب کچھ بے فیماں ہیں عوانے کے اظہیب</p>
<p>مژدہ بھلا! یا آہ شہِ مشرقین کا صد حیف زیرِ تخت رکھا سر حسین کا</p>	<p>اب تک تھا سوگِ عترت خیر الورا میں اُتریں سیدہ دایں جو اوڑھی تھیں شام میں</p>
<p>بیٹھے ہوں تھے دشمن ساداتِ خیر تھے مگر ارشادِ شہسوارانِ بزمِ شہ کس خوشی کی سے کھرا ہوا چاہتا ہوں فاقتوں کو لگے زرد یک بوم</p>	<p>اسان ہا تم تر گلگون جب نہ تھا کس کو خیال و افسوس کہ باناتھ اس وقت تک خضاب کی نہ کیا تھا جاری تھی شاہِ شہسوارانِ بزمِ شہ</p>
<p>سوزِ جگر نے اور بھی حالتِ تباہ کی اپنے پدر کے سر پہ جو بیٹے نگاہ کی</p>	<p>مطبخِ تمام سرد تھے اس خاندان میں پکیتی نہ تھی غذا بھی کسی کے مکان میں</p>

دل کی بیسیوں کے دینے سے مترا کر دو
سامان تو شہ کا الہی کے لئے کیا
دی قاتلان سید مظہم کو کرا
کرنے میں تھن ہزار کی ہیبت سے زارا

دل کی بیسیوں کے دینے سے مترا کر دو
سامان تو شہ کا الہی کے لئے کیا
دی قاتلان سید مظہم کو کرا
کرنے میں تھن ہزار کی ہیبت سے زارا

مفتول تیغ قبر جو تخت شعار تھے
گنتی میں تین لاکھ تراسی ہزار تھے

باتیں وہ کیں عدو کے شہ قلعہ گیرنے
لی مجمع کثیر سے ہیبت شہ پر نے

تھی اون پر جو کسمت شہید تو تریا
کین سب ناگزیر زار سے کا انقلاب
بجہیں تیغ و تخت کو داغ خیراں خوب
میں کچھ نہیں یہ مومن وہ خوب

واقف ہو ارا دوسے تیار نہ مارا
جانباز فوج کے پہلا ہم کما زارا
دانا عدو کے وار سے رہتے ہیں ہوشیار

ڈنگے وہ کیسے بختے جو بے صدا ہو
گرد و غبار بنکے سپرد ہوا ہوئے

رستے میں تھا حرف کہ صفدر پہنچ گیا
اُس فوج کے قریب یہ لشکر پہنچ گیا

پہرے باری میں تھا ہر فرس
پہرے باری وہ فانیہ تھا اور کورس
جاہ وہ جہاں کہ انوس پارت ہو
کرسال چھو تھے خواہست کی تے ہیں

آگے سے ایک ہنگ کے نزدیک گمان
چھوڑو نہ زین رکھنے لگے ہر کمان
مصعب کے گرو کیدت آگاہ تھا جہاں
تھا کہ کہیم دیا ہم احمس

دل باد فاکا محو چراغ نجات تھا
باد فنا کا رخ سوسے رستم حیات تھا

آگاہ دل مرا ترے عز و شرف سہے
پر کونے کا امیر تو میری طرف سے ہے

<p>دیندار نے کہا کہ یہ تشریح ہے فضول دعویٰ غلط ہے میں نہیں کرتا ہے قبول تمہاری کھینچیں جو کھینچا اس سخن کو طول اہل ہزار دھرتی دھرتی بڑھے ہوں</p>	<p>حکمہ ہوا غضب کا فرس ہانپنے لگے سب قاطر و ادلاغ و شتر کانپنے لگے</p>	<p>ہیبت بھاری تھی یہ کیا واردات ہے دیکھو تو غافوار سے دن ہے کرات ہے کب مہندروں کی تیوں کی ممکن بنات ہے بس کہ کھنچو لٹھیاں پائی ہیں کل کی بات ہے</p>	<p>کرتا ہے رنگ فتح کو ظاہر ہو وہ ہی جو ہر کے پھولوں میں بھی آتی ہے بو وہی</p>	<p>ختم بہت ایش نہ گوارا کا نصیب آیا تھا وقت رحمت تھا اک آریب حکمانی شکست حالت شکر ہوئی عجیب کونے میں گئے وہ ہوا میں جیسے تیب</p>	<p>پہنچا بلا کی طرح سے شکر حریف کا گھر ظالموں نے گھیر لیا ہر شریف کا</p>
<p>بوجھ ہو کے بنا یہ محنت ارے ہوس قصور اپنے قصور میں چاہیں دن رہا پھانگ سا نظر ہے بڑھتا ہے یہ کہا افسوس توں کے سہیلانوں کا ہوس</p>	<p>مرتا ہوں اپنی بات پہ اب جی کے کیا کروں ہے قصد سرکشان عرب سے و غاکروں</p>	<p>سوزیر اس کا حکم کی سبب آنف ہنہنہا بس جنگ بڑھا اسیج ہوا ق تو مار کر کھتا میان کی خلعت میں خیر بشت جو وہ کھایا صورت جمع شیب خواتق</p>	<p>در کھول کر وہ پیر و حیدر بیکل پڑا کاندھے پہ تیغ رکھتے ہی برو پہیل پڑا</p>	<p>سچی بھی سب کھٹ ہو اور ان کا کس میدان کھربا تھا نہیں کم خدای کس حیدر کا نام ہے نہ بھی ہو گا دل و داس جمعیت کثیر دھرتی تو کیا ہر کس</p>	<p>قالبوں میں تیرے ہاتھ بھی ہیں اور قدم بھی ہیں بولے تو اس بہر مدوجع ہم بھی ہیں</p>

<p>مجلس ہوں میں حضور زینت کاسمان بنا ہوا محبت کے جواں شہر ہر پہلو پہلک پہلک اٹھے کھلے علم محراب عالی بلاتے لگا رہتے برون و م</p>	<p>مجلس تو نے نہیں اب ہوا ہر شہادت کا شہین جا کر بلائیوں کی زیارت کا شہین تو رہا ہوا کے اوج سعادت کا شہین باغ بہا میں جو کی رفاقت کا شہین</p>
<p>رنگ اڑ گیا فلک کا عبا ز میں دساتھ بتوری جو صفت شکن کی چڑھتی دساتھ</p>	<p>کرتا ہے سہر شاعر عجب نیک کام پر راہ خدا میں شاہ شہیدان کے نام پر</p>
<p>مجلس اب شہیدان بزم سخن ہوشیار ہو تو قیام شہداء اشکار ہو جو کہ ہر دم رشک سبب اتنی ہو دوسری ادب کریں یہ قلم کا وقار ہو</p>	<p>مجلس بزم شہداء بزم صفت کفر پر ایسا اعدا کا بس نہ تیغ شہداء پر ایسا وہ علم تھا بڑی کا جو سوار پر ایسا</p>
<p>آئے ندائے عینب کہ خالق کی شان ہو تیرا قلم بھی ایک حسینی شان ہے</p>	<p>کب اس سے منحرف دم رفتار تھی حسام ترچھی نظر کی ایک جلو دار تھی حسام</p>
<p>مجلس اس سلطنت ہے سیرت ابراہیم کی شان پاشاہ کلم پیہ کے انصار کی شان یہوں نظم ہو نہ ایسے دفا دار کی شان جس کے سبب سے ہے حقار کی شان</p>	<p>مجلس دل پر لپک لپک کی گئی جی پو پو خود دو چہرے کے تہائی اپنے ہنسی پو پو اوتارو گم بچا بڑی جیسے کم پو پو</p>
<p>اس معرکہ میں داخل زندان جو رہتا تھا مرتا جو کر بلا میں تو کچھ لطف اور تھا</p>	<p>مٹی میں مل گئے جو دماغ آسمان پہ تھے اترے وہ منہ کے ساتھ فری جو زبان تھے</p>

<p>نوع فرس و سر کپس تھا میں تھی نرس کی آواز بیست سے ظالموں کے لیے تھے پائش منظر تھے دل کے نازق غم سے بڑی نرس تھی زنجیروں کو اب دم تھی کی تھام</p>	<p>نوع کہ جہاں ناز میں تھی صحبت اور خوش تم تھے سواروں میں بیاد تھی تندرست اس تھی نرس ابیرا حیدرہ کم غلج دوست</p>
<p>پیاں ایک ایک کفر کے ناصر کی بچھ گئی پانی سے اُسے آگ عناصر کی بچھ گئی</p>	<p>گرزو سناں پہ قبضہ اندر وہ پیاں تھا تیر و کماں سے دست گریباں ہراس تھا</p>
<p>نوع کیا دیں اب تیر تیرا شہر کی تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں تیریں</p>	<p>نوع کہ میں تھے مکان کا انداز مفضل وہ کہ ایک راہ بھولی تھی ہوس گئی کہ وہ اس بزم پر کہ وہ حیرت انگیز کہ وہ تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>پانی ہے رشک موجہ دریا صفائی میں جو ہوں یا لہکتا ہے سبزہ ترائی میں</p>	<p>دوزخ ہناں ہے تیغ شرر دم کی چوہیں آتش فشاں پہاڑ ہیں تنکے کی اوت میں</p>
<p>نوع ہوش کو ایک خاک کا وہ تیر تیر تیر ہوش کو ایک خاک کا وہ تیر تیر تیر ہوش کو ایک خاک کا وہ تیر تیر تیر ہوش کو ایک خاک کا وہ تیر تیر تیر</p>	<p>نوع کہ میں تیر تیر تیر تیر تیر تیر کہ میں تیر تیر تیر تیر تیر تیر کہ میں تیر تیر تیر تیر تیر تیر کہ میں تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>منظر تھا جس ہوا میں ہا سے نکال دی تصویر خوف ڈھال کو سانچے میں ڈھال دی</p>	<p>یہ اپنا کام کر گئی واں رن پڑا کے چند استخوانوں پر سگ ڈنیا لڑا کے</p>

<p>مختار توفیق فتن میں دریا ناپاگیاں برہم میں رشک تم ہو گیا ہنہاں دیکھا جو ساتھیوں سے کہتا ہنہاں بھلا ہوا چھوڑا کے دن میں ہوا رواں</p>	<p>مکمل عدو تھے آپ بھی زنی تھی نامدار سرخی ہوئی تھی سر دیوار آتش کار بہتار رسول پر ہیں جان اپنی کی نثار اہل نفاق میں ہوئی الفحیح کی پکار</p>
<p>جانیں بچائیں ڈر کے عدو کی سیاہت سب دہنے بائیں بھاگ گئے زنگار</p>	<p>سوئے لحد نہ لاش وفادار لے گئے مصعب کے سامنے سر مختار لے گئے</p>
<p>مطمئن ہو چھوڑا کے جب تم ختم دیکھا نزارا گئے اس حقا کو نہیں غازی کی واپسی تھی کہ تھا وقت ایسے تہذیبیہ جو دور ہوئی اکبر فتن میں</p>	<p>بچا ہی کہ حکم کو فوجوان و تیر گذرے تھے چند روز کم آیا جلی کا تیر مردان کے پسر سے ہوا زیر و شہیر مجید الملک پہنچا بنا کوئے کا تیر</p>
<p>زغہ جو ظالموں نے دل افکار پر کیا تکیہ جری نے قصر کی دیوار پر کیا</p>	<p>شاہی مکان میں جو قدم تخت پر رکھا شکر نے لاکے طشت میں مصعب کا سر رکھا</p>
<p>بیتھی کی بھرتی تھی نہ ہونے کا اہم اب رسم کو بیچ رہا تھا سب عدم اس مصلحت سے باختمیں تو اچھی عدم زیر مکان ستوں کی طرح اڑ گئے عدم</p>	<p>اس مہر پر کشت لگا بھر کے کس دور دیکھا عجیب واقعات کی کینہ پہنچا لگا اسیر تیاں کر پے الہ بولا اسی مکان میں اگر نہ پڑی بچا</p>
<p>خالق سے کہتا تھا وہ طرفدار مفضل جنت میں دے جگہ پس دیوار مفضل</p>	<p>لائے سر حسین کو بانی فساد کے طشت طلا میں سامنے بن زیاد کے</p>

<p>ترتیب زینب کے گونہ گاروں کی بلجی تھی بہتیر زیادہ لڑی تھا اور نہ تھا کچھ بھی مالتی بیوس وہ رولائے بیابان جہاں عمر کھر بوشاک میں نشانیوں سے تھے بل سزا گھر</p>	<p>الوقع کہیں اس مکان پر تیر خندا کا ہونہ زول تھی رکن میں بندھو کے نہیں عمر تہوں حکم نہ لائی بات بلجی تھی کس تہوں وہ پھر اک لحوت یہ ہمیشہ رہے بلوں</p>
<p>بس انتظام پردے کا تھا مینواؤں میں بیونہ بھی تھے انہرم کی زداؤں میں</p>	<p>راحت کہاں تھی خامس آل عبا کے بعد پھر گھر بسا نہ واقعہ کر بلا کے بعد</p>
<p>مخالف و حقوق کا تو تہ اس گھر میں تھا پتا صفت کا جو ق اہل تم سے بہن لیا کہ نہ بنا کھینچے بار ہجرت سے انشیک سند پر رکھدی اگر کجی سے نہ کی تھی</p>	<p>مردان کہ کیا بہاں میں نصیب کے کہ نہ کیا اپنے ہراس کے بچو ہوا کھراں نشا مژدہ کھر وقت بجا ہو کھینچ</p>
<p>زین انجا کا فرس جفا کارے گئے آزار دے کے تیکہ بیمارے گئے</p>	<p>بدخواہ ایسا تھا علوی خاندان کا دشمن ہوا حسین کے پیاریوں کی جان کا</p>
<p>تاریخ ہونہ سب شہزادوں پہ یہ نظم تم کہیں بڑوں کو دینی اس کتاب میں بلجی ہو کہیں مجھوں ہونے گئے خرم خرم کہیں دس نہیں لائے گونہ گونہ کہیں</p>	<p>سوانح سب کہ لایا میں بچوں کے باقی تھا کہ اش اہل نبی کے نام سے جو تھا بد و ماس جاہا دل بیوں کو دس ایک تازہ داس</p>
<p>جسکا ہوا ہے ذکر وہی تو مکان تھا پابند تم نبی کا جہاں خاندان تھا</p>	<p>جنت میں جا چکی ہے سانی حسین کی باقی نہ رہنے پائے نشانی حسین کی</p>

<p>۱۱۱۱ پہلے یزید نے یہ ادا وہ کیا تھا اسے جان بی کی نشہ دنیا میں رہنے پائے وہ کس طرح باک ہو جتا خواجہ پائے قدرت اسی کی تھی جو یہ بھرا وہ دن میں آئے</p>	<p>اس طرح کے مریض کہیں زندہ رہتے ہیں کب جنگوں میں چلنے کی تکلیف بہتے ہیں</p>
<p>۱۱۱۱ شہر و شہر تھی سو کر بنا کی میاں اچھے بھلے تھے وہو پک شہر تھی یہیں پڑے تھے حضرت بجاویں شہس وہیں رہی مٹی گم تھا سب کمال اس</p>	<p>تھا حال غیر ان رسالت تاب کا گھر میں سوائے اشک قطرہ تھا آب کا</p>
<p>۱۱۱۱ جان کی جان ایسی بلا میں نہ جاسی بیچارہ نہ موت کا پیغام لاسی بار جوئی کی جفا نہ جہاں سے اٹھاسی شہید ہوئے بھی ان پر نہ آسے</p>	<p>جان حزیں تھی حفظ خدا کے حصار میں کیا کم تھی تازیانوں کی ایزد بخار میں</p>
<p>۱۱۱۱ خیر گلے کے واسطے تھا بوق خوار وار بین کسی طرح نہ رگ جہاں ہوئی ڈگار وہ پاؤں کا پتہ بوسہ وہ میرا بھلا بار وہ آجہ قدم کے وہ توتو وار نوک خوار</p>	<p>تو سے فگار تھے خلف بو تراب کے اٹھتا تھا درد دل میں رسالت تاب کے</p>
<p>۱۱۱۱ بہ نوری جا نہ بجا اب اس کا دم دیکھا تو اپنے باپ کا دم تیرا دم وہ قاتلان سیر مظالم کا دم عابد ہمارے کوس ہو یا وہ تیسوں پر دم</p>	<p>کس وقت دل پہ صدمہ نہ تھا کب فلق نہ تھا اسباب مرگ جمع تھے پر حکم حق نہ تھا</p>
<p>۱۱۱۱ اس وقت تھی مصیبت خالق انام نہ جوارش ابیت کو کبھی نہ خدو نام نہ مظالم کا بکرم ای حجت کس پر نام نہ سہل حسین سے ہو اامت کا احترام</p>	<p>جداؤ قتل کرنے سے اس امام کو نہ مدت کے بعد مل گیا موقع ہشام کو</p>

۲۰۱۳
 ہر طرف زکریا ہاں دیا گیا
 صدمے سے جان برباد ہے بیدار کر پیا
 بہت ہے جواب دینے لگا شہ کے بہت پیا
 سوکھی ہوئی رگوں میں رشخ ہو ابروا

۲۰۱۴
 کیوں عابدِ غریب کا دشمن ہشام تھا
 گوشہ نشین کو حق کی عبادت سے کام تھا

۲۰۱۵
 ہزاروں مال و زر و دولت پختی نظر
 ہوئی تھی علمِ طاہریت محبوب میں بس
 ممتاز و بیدوں میں تھے بجا و ذمہ گر
 دی مومنوں کو حضرت باقرؑ نے بجز

۲۰۱۶
 اپنے پدر کے پاس جو میں ایک ن گیا
 کانپا جگر قرار دلِ مطمئن گیا

۲۰۱۷
 دیکھتا ہے و بخت ہو بجز یہ کشتیاں
 کھینچتے ہیں دینی اقدوس پہ تھی بیاں
 سب نہیں نشیبوں کو جو مولا کی انشاں
 طاری ہے ضعف زرد ہے تاجِ بخش غیاں

۲۰۱۸
 وہ خوفِ حق سے گریہ وزاری حضور کی
 بے رونق آنکھیں ہو گئیں خالق کے نور کی

۲۰۱۹
 دن رات کے قیام ہے پاؤں پہ بزمِ موم
 روئے لگا جو میں تو یہ بولے رشتہ اعم
 جن میں ہمدت عبادتِ حیدر کی ہے رعم
 حاضر کر ان صحیفوں کو اسے بتلائے عم

۲۰۲۰
 لایا جو میں تو سیدِ ذبیحہ کے پڑھا
 کھوڑا سا وصفِ شیرِ خدا شاہ نے پڑھا

۲۰۲۱
 جو کتاب رکھ کے سناب پارہ جلا
 پید ہو میرا جہاں نہیں طاقوتِ بزم
 روئے لگا یہ بھکا شہنشاہ بکر و بر
 تھی منصفوں یہ حالت بجا و نامور

۲۰۲۲
 صدمہ دلِ امامِ مجازی کو دے دیا
 بیدیں نے زہر ایسے نمازی کو دیدیا

۲۰۲۳
 دیکھتا ہے تو گئی آئی شبِ وفات
 باقرؑ ہو وہی امامِ کج صفت
 بھاری بہت مس اہمیت پہ تھی ہرات
 دیکھیں راہِ موت کی وہ بکھرتے عبادت

۲۰۲۴
 قوت بھی تھی نہ عابدِ شبِ زندہ داریں
 پر جو کئے عبادتِ پروردگار میں

<p>۲۳۳ ذر خضرت کہنے لگا ما پڑھو میں باقی وہ موسیٰ کے واسطے لائے میری حاجت کی پھر نہ تو بولے امام دین پڑ میتہ اس اب میں ہر دم کام نہیں</p>	<p>۲۳۴ کہ کیا پڑھتا ہوں ہر اک دہن ہوں کے ہوگی تو شیخ مرکاتو میں جو میں ہوں کے تاہوت پھر نکلے گا ہر گت ہوں کے</p>
<p>بے دیکھے کھدیا یہ کرامت کی بات تھی حالت وہی تھی گو کہ وہ مرنے کی رات تھی</p>	<p>حجرے کو سو گواروں نے ویران کر دیا ماتم کردہ حسین ہر کاسنسان کر دیا</p>
<p>۲۳۵ باقر نے فوت اب وہاں کی بی بی لاس آدھم ہواں غصا و جلالہ جراح کا دیکھا کہ ہوش مردہ ہے انہیں پڑا ہوا پانی جب اور لائے تو ششے وہو کی</p>	<p>۲۳۶ روئے مسوں کو بی بی کے ہاتھ میں ہوں اب بزم سینہ زنی کا ہے یہ مقام کیسا تھا بھیر گم بن لا خواہم پنا</p>
<p>قبلے کی سمت آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے ذکر خدایں عازم باغ جنان ہوئے</p>	<p>وہ دلخراش طوق گلوگیر کانشاں گھٹے وہ بیڑیوں کے وہ زنجیر کانشاں</p>
<p>۲۳۷ آتا ہے بی بی موت کا حکم آیا جس زار جا کر وہاں پورے وہ بیس کا یادگار دل کو تھا بجا کہ وہ صوم کا نگوار وہ بھی ریاض خدیجی کرتے تھے انتظار</p>	<p>۲۳۸ باقر نے جو بخش پیر کو دیا کفن تاہوت میں رکھا جس سرور زامن سادات نے وہاں کیا ہے کے خزان زین العابدین کو در بارہ دو اسمن</p>
<p>راہی ہوا حجاز سے ریح فراق میں جو اپنے قافلے سے چھٹا تھا عراق میں</p>	<p>گھر سے جنازہ آپکا نکلا تو کیا ہوا مومن برہنہ سر ہوئے محشر بپا ہوا</p>

<p>۱۵۸۰ چھ موزوں سے حضرت باقر کا دل گل گزار سب تزیین تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت</p>	<p>مدفون کیا حسن کے برابر جناب کو پر سا دیا علی کو رسالت مآب کو</p>	<p>۱۵۸۱ بیابان کے محب فوجی حضرت مزار شریف ہو جائے گویا باقر علی ایسا تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت تزیینت</p>	<p>روئے مصیبت پذیر نیک نام پر اگر مکان میں بیٹھ کے اُنکے مقام پر</p>
<p>۱۵۸۲ حضرت کی قبر دیکھنے والے تھے منہ نہیں کھلا تھا اس میں امام فاکر نہیں تھا اس میں پر شہید جاوید تھی زمین غل تھا پھر کون لگیا اس کے تین تھم دیں</p>	<p>بیکس کے پاس یا ہے مظلوم دوسرا پہلوئے مجتہد میں ہے مسوم دوسرا</p>	<p>جز وہ ہنضم در حال حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مطلع</p>	<p>۱۵۸۳ بیابان کے امام وہ نام پیر کے بعد پہلا ستارہ قلب دین پیر کے بعد بابا وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ</p>
<p>۱۵۸۴ حضرت پیر تھی کہ اندر سے انقلاب قائم تو کر لیا کی زمین پر ہی تو اب ہر شہرہ وہ پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر</p>	<p>یہ خدمت پیر میں نہ وہ مجتہد کے پاس یہ اپنے عم کے پاس وہ اپنے چچا کے پاس</p>	<p>فرمانرواے کشور دین خدا ہو مسند نشین انجمن اولیا ہوئے</p>	<p>۱۵۸۵</p>